السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد اور عورت کے غسل جنابت میں کوئی فرق؟ عورت کے لئے بالوں کا کھولنا ضروری ہے یا اس کے لئے سر پر پانی کے تین چلو ڈالنا ہی کافی ہے؟ غسل جنابت اور غسل حیض میں کیا فرق ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرد اور عورت کے غسل جنابت میں کوئی فرق نہیں ان میں سے کسی کو بھی بال کھولنے کی ضرورت نہیں بلکہ سر پر پانی کے تین چلو ڈالنا اور پھر سارے جسم پر پانی بہا لینا کافی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ:

(انی اشد شعر راسی افانقضہ لغسل الجنابۃ قال: لاانما یکفیک ان تحشی علیہ ثلاث حیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین) (صحیح مسلم)

"میں اپنے سر کے بالوں کو مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا میں انہیں غسل جنابت کے لئے کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمہیں اسی قدر کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لو اور پھر سارے جسم پر پانی بہا کر پاک ہو جاؤ۔"

اگر مرد یا عورت کے سر پر بیری وغیرہ کے پتے یا مہندی لگی ہو جس کی وجہ سے بالوں کی جڑوں تک پانی نہ پہنچتا ہو تو ان چیزوں کو دور کر کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں خفیف ہوں کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ بنتی ہوں تو پھر ان کو دور کرنا واجب نہیں ہے غسل حیض کے لئے عورت کے بالوں کے کھولنے کے وجوب کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ عورت کے لئے غسل میں بالوں کو کھولنا واجب نہیں ہے کیونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ:

((انی اشد شعر راسی افانقضہ لغسل الجنابۃ قال: لاانما یکفیک ان تحشی علیہ ثلاث حیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین) (صحیح مسلم)

"میں اپنے سر کی مینڈھیوں کو بہت مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا غسل حیض جنابت کے لئے کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نہیں بلکہ تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لو اور پھر سارے جسم پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ۔"

یہ روایت نص ہے کہ عورت کے لئے غسل جنابت و حیض میں سر کے بالوں کو کھولنا واجب نہیں ہے لیکن افضل یہ ہے کہ احتیاط کے طور پر غسل حیض میں بالوں کو کھول لے اس سے اختلاف بھی ختم ہو جائے گا اور تمام دلائل میں تطبیق بھی ہو جائے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## ج1ص286

محدث فتویٰ